روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
جلد 45-80 نمبر 178 بدھ- 11 ربیع الاول-1416ھ' 9 ظہور 1374ہش' 9 - اگست 1995ء

سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے

یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو کہ خدا ہے اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے جب تک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے مگر گناہ ہم سے دور نہیں ہوتے۔ میں جواب میں یہی کہوں گا کہ یہ جھوٹ ہے اور نفس کا مغالطہ ہے۔ سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں، لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ ان کے اندر دہریّت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقینِ کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہو گا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 96)

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی منیرہ شاہدہ صاحبہ اہلیہ عادل احمد خاں صاحب (آف ملتان) جو عرصہ قریباً چار سال سے کرائیڈن انگلینڈ رہائش پذیر تھیں اچانک علی الصبح 95-7-30 دماغ کی رگ پھٹ جانے سے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

بیت الفضل لندن میں بروز ہفتہ 95-7-5 قبل ظہر پونے ایک بجے حضرت صاحب نے جنازہ پڑھایا ازاں بعد ان کے بھائی سرفراز احمد (لندن) حمید ممتاز (کینیڈا) اور ریاض احمد (امریکہ) میت لے کر ربوہ پہنچے اور مورخہ 95-7-6 بروز اتوار بعد مغرب بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد شاہد نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد قطعہ نمبرا قبرستان عام میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیزہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم رفاقت احمد صاحب گوہر ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۷۔ جولائی ۱۹۹۵ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام جلیس احمد گوہر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سعادت علی صاحب گوہر کا پوتا اور مکرم محمد ارشد فاروق صاحب کا نواسہ ہے نیز میاں علی گوہر صاحب (وفات یافتہ) رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پڑپوتا ہے۔

محض اخلاص کا دعویٰ بے معنی ہے جب تک مخلصانہ عمل نہ ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

محض چندے لکھوا دینا بھی کافی نہیں۔ جماعت کا ایک حصہ ایسا ہے جو کمزوری دکھاتا ہے۔ بعض دوستوں کے تو حالات بدل جاتے ہیں۔ مثلاً یہ چالیس آدمی جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے انہوں نے ایک وقت میں ہزار روپے فی کس دیئے تھے مگر اب نہیں دے سکے۔ ان کا عذر معقول بھی ہو گا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں حسن ظنی ہی کام لینا چاہئے لیکن بعض آدمی ایسے بھی ہیں جو وعدے لکھوا دیتے ہیں مگر پھر پوار نہیں کرتے اور ان کی وجہ سے وعدے اور اصل آمد میں فرق پڑ جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مثلاً آپ نے اپنے کاموں کا منصوبہ تو شروع سال میں ان وعدوں کے مطابق بنایا مثلاً پانچ لاکھ روپے کی یا دس لاکھ روپے کی یا بیس لاکھ روپے کی آمد ہو گی اور اس کے مطابق ہم فلاں فلاں کاموں پر خرچ کریں گے لیکن اگر دوران سال اتنے پیسے نہیں آتے تو آپ کے کاموں پر اثر پڑے گا۔ کام کی رفتار میں کمی آجائے گی اور کسی قوم کا بحیثیت قوم عزم کر لینا اور پھر اسے پورا نہ کرنا بڑی ہلاکت کا موجب ہوتا ہے۔ جب تک ایسے لوگ تعداد میں تھوڑے ہیں اس وقت تک کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اگر خدانخواستہ یہ ایک رو جاری ہو جائے تو اس سے بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔

پس محض دعویٰ بے معنی ہے جب تک کہ مخلصانہ عمل شامل حال نہ ہو۔ اس سے کہیں بہتر ہے کہ ایسا شخص جس کی نیت نہیں ہے دینے کی وہ وعدہ ہی نہ کرے۔ لیکن جن کی نیت ہے دینے کی، مگر بعد میں اس کے حالات بدل جاتے ہیں، جس پر اس کا کوئی اختیار نہیں، وہ زیر الزام نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ ایسے بھائیوں اور بہنوں کے حالات درست کرے اور ان کے مالوں میں اور بھی زیادہ برکت ڈالے لیکن جس شخص کی پہلے دن سے دینے کی نیت نہیں۔ صرف دعوے ہے، وہ اپنے آپ کو دوہری مصیبت میں ڈال رہا ہے اور استغفار کے علاوہ اس کے بچنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ پس ایسے لوگوں کو استغفار کرنا چاہئے اور وعدہ نہیں لکھوانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا مال ہے وہ تو دیتا چلا جا رہا ہے۔ آگے سے بڑھ کر دیتا چلا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے پانچ سال میں جماعت کی آمد مجموعی طور پر تین گنا سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ اس میں نہ میری کوئی خوبی ہے اور نہ آپ کی کوئی خوبی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔

پس دینے والا تو بڑا دیالو ہے لیکن اپنے دلوں میں فتور پیدا کر کے ہم میں سے بعض خدا تعالیٰ کے ثواب اور اس کے پیار سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وہ راہیں جو اللہ تعالیٰ کو غصہ دلانے والی ہیں۔ تم ان راہوں پر نہ چلو اور جن راہوں کو تم اس کی رضا کے لئے اختیار کرتے ہو۔ ان راہوں پر جوش اور ہمت اور اخلاص کے ساتھ چلو تاکہ اپنے توکل اور اپنی نیت اور اپنے اخلاص کے نتیجہ میں، تم اللہ تعالیٰ سے اس کے اس (-) پیار کو حاصل کر لو۔

(از خطبہ 29-مارچ 1971ء)

آپس میں اخوّت اور محبّت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

9۔ ظہور 1374 ہش　　9۔ اگست 1995ء

دلوں میں تبدیلی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

دیکھو! یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا۔ یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہے۔ اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی جب کہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔ ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو پھر کیا فائدہ۔ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے جو کہ اسے مصری پر چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں"

اس ارشاد میں حضرت صاحب نے (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) جو نکات بیان فرمائے ہیں ان کو اجمالاً یوں سمجھا جا سکتا ہے پہلی بات تو یہ کہ بیعت کا اولین اقرار یہ ہے کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا۔ اگرچہ بیعت کے الفاظ میں اور شرائط بھی موجود ہیں لیکن بنیادی شرط جو انسان بیعت کی غرض سے حاصل کر سکتا ہے گناہ سے پرہیز ہے۔ بیعت کے وقت اس بات کا دل میں یقین پیدا ہونا چاہئے کہ بیعت اس لئے کی جا رہی ہے کہ گناہ سے پرہیز کیا جائے اور بیعت کے بعد انسان عام طور پر یہ الفاظ استعمال کرتا رہتا ہے کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا۔ جب وہ توبہ توبہ کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ تو اس وقت بھی مقصد یہی ہوتا ہے کہ گناہ سے پرہیز کرے گا۔ لیکن حضرت صاحب کے اس ارشاد سے پتہ چلتا ہے کہ بیعت کے وقت یہ کہہ لینا کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا۔ اور بعد میں ان الفاظ کا تکرار بھی کرتے رہنا کافی نہیں ہے۔ کیونکہ الفاظ زبان سے کہے جاتے ہیں اور ہر وہ لفظ جو زبان سے کہا جاتا ہے اس کے متعلق یہ معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ وہ دل سے نکلا یا زبان ہی سے ادا ہوا۔ پس ان الفاظ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ جب تک اس بات کا انسان کو احساس نہ ہو کہ یہ الفاظ دل سے نکلے ہیں اس وقت تک دل کی تبدیلی کا اظہار نہیں ہوتا۔ اور جہاں تک دلوں کی تبدیلی کا تعلق ہے حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ اس کا منبع خدا تعالیٰ کا خوف ہے۔ گویا بیعت کے وقت سب سے اولین شرط یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جائے۔ وہ نہ صرف خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لائے بلکہ اس کی قدرتوں پر بھی اور اس کی قدرتوں میں اس بات کو شامل کرے کہ وہ دلوں کو بدل سکتا ہے۔ نیکیوں کی طرف انسان کو مائل کر سکتا ہے اور وہ جزا سزا کا مالک ہے۔ اگر انسان کے دل میں یہ یقین پیدا ہو جائے تو وہ گناہوں سے بچنے کے لئے سازگار حالات پیدا کرے گا۔ اور اگر یہ یقین پیدا نہ ہو تو یقیناً وہ گناہوں سے نہیں بچ سکتا۔ پس سب سے پہلے ہمیں اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرنا چاہئے پھر گناہ سے پرہیز کرنا چاہئے اور گناہ سے پرہیز کے لئے دلوں میں تبدیلی پیدا کرنی چاہئے یہی منشاء ہے حضرت صاحب کے اس ارشاد کا۔

میں نے آنکھیں موند لیں تو وہ قریب آنے لگے
اپنے اپنے ملک کے احوال بتلانے لگے
میں بہت خوش تھا خوشی میں کھل گئیں آنکھیں مری
یوں لگا مجھکو کہ وہ ٹلفورڈ ہی جانے لگے

ابوالاقبال

راز و رُموز

احمدیہ ٹی وی کے ایک منظر پر تأثرات

ہم اپنا "انتخابِ نظر" دیکھتے رہے
روحِ روانِ قلب و جگر دیکھتے رہے

لوگ آسماں پہ چاند اگر دیکھتے رہے
ہم بھی تو ایک "رشکِ قمر" دیکھتے رہے

وہ آئے اور پھول بکھیرے۔ چلے گئے
سب پیار کی نظر سے اُدھر دیکھتے رہے

رعبِ جمال و حُسن سے ہم اُن کی بزم میں
کچھ کر سکے نہ بات مگر دیکھتے رہے

ہم سب رہے ہیں مُہر بلب شوقِ دید میں
جب تک وہ بار بار اِدھر دیکھتے رہے

ان کا "خطاب" موجبِ تسکین جاں ہوا
برسا خدا کا نُور جدھر دیکھتے رہے

ہم تو رواں ہیں منزلِ مقصود کی طرف
کچھ لوگ دُور گردِ سفر دیکھتے رہے

باطل کے لشکروں کے مقابل پہ آج تک
دینِ خدا کی فتح و ظفر دیکھتے رہے

مقبول و مستجاب ہُوا دل کا اضطرار
ہر لحظہ ہم "دعا" کا اثر دیکھتے رہے

سَر پر مُدام یورشِ آفاتِ دہر میں
تائید ایزدی کی سپر دیکھتے رہے

گزری ہے شاد عمر مری انتظار میں
ہم راہ اُن کی شام و سحر دیکھتے رہے

محمد ابراہیم شاد

آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ

اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔

○ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔

یاد رکھو کہ دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اس لئے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔ پس چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ موت کی سی صورت واقع ہو جاوے اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ایک تحریر سے اقتباس

نظامِ نو

اگر ابتدائے اسلام میں بعض غلام غلام ہی رہے تو اس کے معنے صرف یہ ہیں کہ مسلمان غلاموں سے ایسا حسن سلوک کرتے تھے کہ وہ غلام خود چاہتے تھے ہم پر یہ حکومت کرتے چلے جائیں۔ اور ہم ان کی غلامی ہی میں رہیں۔ کیونکہ ان کی غلامی آزادی سے بدرجہا بہتر ہے۔ مگر یورپ کے پادری دور بیٹھے اعتراضات کرتے چلے جاتے ہیں کہ اسلام نے غلامی کو دور نہیں کیا۔

بڑے بڑے جلسوں میں لیکچرار اپنے وقت سے پانچ منٹ بھی زیادہ تقریر کریں تو لوگ شور مچانے لگ جاتے ہیں۔ مگر یہ دل کی غلامی اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ایمان لانے کا نتیجہ ہی ہے کہ یہاں ہمارے جلسے میں سردی لگے بھوک لگے ہاتھ پاؤں شل ہو جائیں پھر بھی لوگ بیٹھے رہتے ہیں۔ اور یہی چاہتے ہیں کہ تقریر جاری رہے۔ یہ غلامی آیا اس قابل ہے کہ اس پر اعتراض کیا جائے۔ یا یہ غلامی ایمانوں کو بڑھانے والی ہوتی ہے۔ یہ غلامی بندوں کی نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ کی ہوتی ہے۔

غرض کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اب تو دنیا آگے نکل گئی ہے۔ اس نے غلامی کو ہٹا دیا ہے۔ کیونکہ اسلام نے شروع ہی سے غلامی کو کلی طور پر مٹا دیا ہے۔ ہاں جنگی قیدی بنانے کی اس نے اجازت دی ہے مگر ان کے بارے میں بھی وہ قواعد بنائے کہ اب تک بھی دنیا ان سے پیچھے ہے۔ اس وقت نہ اتحادی ان قواعد پر عمل کرنے کو تیار ہو سکتے ہیں نہ محوری ان قواعد پر عمل کرنے کو تیار ہو سکتے ہیں۔ (یہ تقریر ۱۹۴۲ء میں کی گئی تھی)۔

خلاصہ یہ کہ اسلام نے غلامی کو یکسر مٹا دیا ہے۔ اب رہا وہ دکھ جو باطنی غلامی سے پیدا ہوتا ہے یعنی غربت یا ماتحتی کی وجہ سے اس کا علاج بھی اسلام نے کیا ہے مگر اس علاج کو سمجھنے سے پہلے یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کے امتیازی فرق بعض فلسفی نظریوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور وہ نظریے یہ ہیں:۔

پہلا نظریہ اول بعض کہتے ہیں کہ دنیا میں جس کا زور چلتا ہو وہی لے جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہئے انگریزوں کا زور چلا تو انہوں نے کئی ملکوں پر قبضہ کر لیا۔ اسی طرح جب اٹلی نے ایبے سینیا پر حملہ کیا تو مسولینی نے ایک تقریر کی جس میں کہا کہ ہم نے یہ حملہ محض ایبے سینیا والوں کی خدمت کرنے کے لئے کیا ہے اور اس اقدام سے ہماری وہی غرض ہے جو انگریزوں کی ہندوستان میں تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ ہندوستان پر ہم اس لئے حکومت کر رہے ہیں کہ وہاں کے جاہلوں کو پڑھائیں اور اسے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا کر دیں۔ پھر کیا ہم میں انسانیت نہیں پائی جاتی۔ کہ ہم دوسروں کی خدمت نہ کریں۔ اور ان کے ملک پر قبضہ کر کے ان کی جہالت کو دور نہ کریں۔ پس یہ بھی ایک دلیل ہے جو بعض لوگوں کی طرف سے پیش کی جاتی ہے۔

دوسرا نظریہ بعض کہتے ہیں جو فائق ہو اسے فائق ہی رہنا چاہئے۔ یعنی مالی طور پر جس کا غلبہ ہو اور جو اپنے زور بازو سے کماتا ہو۔ اس میں دخل نہیں دینا چاہئے۔

تیسرا نظریہ اسی طرح ایک اور نظریہ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ نسلی فوقیت بھی ایک حقیقی فوقیت ہے۔ اس کو کسی صورت میں بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ عقیدہ ایسا ہی ہے جو ہندو مذہب میں پایا جاتا ہے کہ شودر شودر ہی رہے گا۔ ویش ویش ہی رہے گا۔ کھشتری کھشتری ہی رہے گا۔ اور برہمن برہمن ہی رہے گا۔ بقول ان کے یہ امتیاز جو نسلی طور پر لوگوں میں پایا جاتا ہے مٹ نہیں سکتا۔

چوتھا نظریہ ایک اور قانون یہ بیان کیا جاتا ہے کہ دنیا میں صرف جمہوریت کو حکومت کرنے کا حق ہے۔ اس لئے اقلیتوں پر جو چاہو ظلم کرو۔ اس نظریہ کے ماتحت یہ لوگ اقلیت کو تباہ کر دیتے ہیں اور تھوڑے آدمیوں کی آواز کو سنتے ہی نہیں۔

پانچواں نظریہ اسی طرح ان کا یہ بھی قانون ہے کہ جو گری پڑی چیز ملے لے لو۔ ہم بچپن میں جب آپس میں جب کھیلا کرتے اور ہمیں کوئی گری پڑی چیز مل جاتی۔ تو ہم یہ کہتے ہوئے اسے اٹھا لیتے کہ "کھی چیز خدا دی نہ دھیلے دی نہ پادی" اور سمجھتے یہ کوئی ایسا منتر ہے جس کو پڑھ کر کسی چیز کو اٹھا لینا بالکل جائز ہو جاتا ہے۔ مگر وہ چیز جو بچوں کو کھیلتے ہوئے مل جاتی ہے کوئی قابل ذکر نہیں ہوتی۔ کبھی انہیں مکی یا چنے کا دانہ زمین پر پڑا ہوا مل جاتا ہے کبھی بٹن یا ایسی ہی کوئی اور چیز مل جاتی ہے۔ اور وہ اسے اٹھا لیتے ہیں رسول کریم ﷺ سے بھی ایک دفعہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ گری پڑی چیز کے متعلق کیا حکم ہے آپؐ نے فرمایا مثلاً اس نے کہا مثلاً جنگل میں مجھے کوئی بکری مل جائے تو آیا میں اسے لے لوں یا نہ لوں۔ آپ نے فرمایا جنگل میں اگر تجھے کوئی بکری مل جائے تو تو ادھر ادھر آواز دے کہ یہ کس کی بکری ہے اور اگر آواز دینے کے باوجود تجھے اس کا مالک نہ ملے تو تو اسے لے لے۔ اور کھا جا۔ کیونکہ اگر تو نہیں کھائے گا تو تیرا بھائی بھیڑیا اسے کھا جائے گا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر جنگل میں اونٹ مل جائے تو پھر کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا تیرا اونٹ سے کیا تعلق ہے۔ اونٹ کا کھانا درختوں پر اس کا پانی اس کے پیٹ میں ہے۔ تو اس اونٹ کا کیا لگتا ہے۔ تو اسے پھرنے دے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر کہیں گری پڑی کوئی تھیلی مجھے مل جائے تو پھر کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا تھیلی ملے تو اسے اٹھا لو اور لوگوں میں اس کے متعلق متواتر اعلان کرتے رہو۔ جب اس کا مالک مل جائے تو اسے دے دو۔ پس ہر گری پڑی چیز کے لئے الگ الگ قانون ہے۔ بکری یا مرغی چونکہ ایسی چیزیں ہیں کہ جنہیں جانور کھا جاتے ہیں اس لئے اگر ان کا مالک نہ ملے تو رسول کریم ﷺ نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ انہیں پانے والا اپنے استعمال میں لے آئے۔ لیکن جو باقی چیزیں ہیں ان میں سے جو حفاظت سے رہ سکتی ہیں ان کے متعلق حکم دیا کہ انہیں ہاتھ مت لگاؤ اور جو حفاظت سے نہیں رہ سکتیں اس کے متعلق حکم دیا کہ انہیں اٹھا تو لو مگر متواتر لوگوں میں اعلان کرتے رہو اور پھر ان کے اصل مالک تک انہیں پہنچا دو۔ تو اسلام نے گری پڑی چیزوں کے متعلق نہایت پر حکمت احکام دئے ہیں۔ مگر اب یورپین اقوام کا اصول یہ ہے کہ جو لاوارث کمزور قوم ہو اس پر قبضہ کر لو۔ اس کے متعلق وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمیں گرا پڑا مال مل گیا ہے۔ آسٹریلیا کتنا بڑا ملک ہے۔ اس کے متعلق یورپین لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہمیں لاوارث مال مل گیا ہے۔ ہندوستان کی حکومت کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ ہمیں لاوارث مل گیا ہے۔ شمالی امریکہ کے متعلق کہتے ہیں یہ ہمیں لاوارث مل گیا ہے' جنوبی امریکہ کے متعلق کہتے ہیں یہ ہمیں لاوارث مل گیا ہے غرض پانچواں نظریہ یورپین اقوام کا یہ ہے کہ نیا دریافت کردہ ملک جو بھی دریافت کر لے یا کمزور حکومت جہاں بھی ہو وہ پہلے پہنچنے والے کی ہے۔ ان اصولوں کے علاوہ جن کی وجہ سے دنیا میں ظلم ہو رہا ہے۔ کچھ عملی خامیاں بھی اس ظلم کی ذمہ دار ہیں۔

ہماری تاریخ

24 - 3 - 1932ء

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ایک تقریب میں حضرت مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے شکریہ احباب کے طور پر جو تقریر فرمائی اس کا ایک حصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"اس سکول کی اہمیت کے متعلق کچھ کہنے سے پیشتر میں احمدی احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال سکول ہذا میں اپنے بچوں کو داخل کرانے کے لئے ان سے جو اپیل کی گئی تھی اسے کئی افراد نے منظور فرمایا اور اپنے جگر گوشوں کو اس سکول میں داخل کروایا۔ جو بچے سکول ہذا میں آ کر داخل ہوئے انہوں نے قادیان کی مذہبی فضا میں اپنا ایک سال بسر کیا اور اس نور سے حصہ لیا جو اللہ تعالیٰ نے قادیان میں نازل کیا ہے۔ گو خود وہ اس وقت اس کو محسوس نہ کرتے ہوں لیکن وقت پر بوئے ہوئے بیج کی طرح وہ بار آور ہو گا اور ان کو مستفید کرے گا۔

یہ امر بالکل درست ہے کہ جو والدین اور سرپرست اپنے عزیزوں کو اس جگہ تعلیم کے لئے بھیجتے ہیں وہ علاوہ تعلیمی اخراجات کے اپنے بچوں کی جدائی بھی برداشت کرتے ہیں اور جدائی کو صاحب اولاد ہی خوب سمجھتے ہیں۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ جب انسان اپنی اولاد کو حصول دین اور حصول تعلیم کی غرض سے اپنے سے جدا کرتا ہے وہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے اور پھر (اس جگہ کی طرف) اپنی اولاد کو روانہ کرنا تقویٰ قلب کا نتیجہ ہے اور اجر عظیم کا باعث بنتا ہے۔ اگر ہم حضرت ابراہیمؑ کے اسوہ حسنہ پر غور کریں تو ہمارے لئے یہ امر اور بھی آسان ہو جاتا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کو بیت اللہ کے پاس آباد کرنے کے لئے کس طرح عظیم الشان قربانی دی۔ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو وادی غیر ذی زرع میں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت آباد کیا۔ جدائی کی وہ تلخ گھڑیاں جب ماں اور بچہ اپنے سرپرست سے جدا ہوئے ہوں گے۔

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

میرا خاندان

بزرگوں۔ واقفین زندگی۔ مربیوں اور جماعت کے عہدیداروں کا تذکرہ۔ جن سے کسی نہ کسی رشتہ داری کا تعلق بنتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصانیف میں خاکسار کے دادا جان محترم میراں بخش صاحب ان کے بھائی حضرت مولوی وزیر الدین صاحب ان کے ایک کزن محترم غلام حسین صاحب اور خاکسار کے ایک تایا محترم غلام رسول صاحب اور خاکسار کے نانا جان حضرت میاں فضل محمد صاحب جنہیں حضرت صاحب نے مولوی فضل محمد موضع ہرسیاں ضلع گورداسپور تحریر فرمایا ہے اور ان کے علاوہ ہمارے ایک بزرگ محترم محمد اکبر صاحب جو بٹالہ میں ٹمبر مرچنٹ تھے کا ذکر موجود ہے۔

ان کے ایک بھائی کے بیٹے حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے تھے۔

حضرت مولوی وزیر الدین صاحب کے ایک نواسے حضرت مولانا مولوی محمد شریف صاحب بلاد عربیہ اور گیمبیا میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔

ان کے دوسرے نواسے محترم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری۔

حضرت مولوی وزیر الدین صاحب کے ایک پوتے محترم محمد علیم الدین صاحب اسلام آباد احمدیہ جماعت کے امیر ہیں

اور ان کے ایک اور بیٹے حکیم محمد دین صاحب ایک لمبے عرصے تک ہندوستان میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے بعد ازاں قادیان میں تعلیم الاسلام سکول کے ہیڈ ماسٹر بنے اور اب ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔

حضرت مولوی وزیر الدین صاحب کی ایک بیٹی استانی برکت کہلائیں۔ اس لئے کہ انہوں نے ساری عمر قادیان شہر کے ایک علاقے میں بہت سے بچوں کو کلام الٰہی کی تعلیم دی۔

حضرت مولانا محمد شریف صاحب کی ایک سوتیلی والدہ سے ایک بیٹے (مکرم عبدالرحیم صاحب) کے ہاں محترم مولانا غلام باری صاحب سیف کی شادی ہوئی۔

مولانا غلام باری سیف کے بیٹے ڈاکٹر عبدالخالق خالد کو میڈیکل فیلڈ میں دعوت الی اللہ کے لئے روس بھیجا گیا۔

خاکسار کے والد حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب گورنمنٹ سروس کے دوران کچھ عرصہ نائب مہتمم دعوت الی اللہ رہے۔ اور اس طرح کئی جلسے اور مناظرے کروانے کا انہیں موقعہ ملا تیس سال سے زیادہ عرصہ تک جامعہ احمدیہ میں غیر ملکی طلباء کو اردو پڑھایا۔

خاکسار کے نانا حضرت میاں (مولوی) فضل محمد صاحب جن کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وہ بات پوری ہوئی کہ اللہ تعالیٰ عمر دگنی کر سکتا ہے۔

آپ کی سب سے بڑی بیٹی حضرت رحیم بی بی صاحبہ (خاکسار کی والدہ) کو بچپن میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو پنکھا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور ایک دفعہ آپ نے کھڑکی کے پاس جاکر حضرت صاحب سے گزارش کی کہ حضرت جی یہاں آجائیں تو میں آپ کو پنکھا کروں۔ حضرت صاحب وہاں تشریف لے گئے لو بی بی مجھے یہاں پنکھا کرلو۔ یہ واقعہ مسٹر ایڈم سن نے اپنی کتاب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سوانح میں بچوں سے شفقت کے سلسلے میں درج کیا ہے۔

خاکسار کے سب سے بڑے ماموں حضرت مولانا ابو البشارت عبدالغفور صاحب سلسلے کے معروف و مشہور مربی تھے۔

محترم عبدالرحیم صاحب دیانت نے تقسیم برصغیر کے بعد درویشی اختیار کی اور درویشی کی ہی حالت میں وفات پائی۔

محترم ماموں مولوی صالح محمد صاحب نے ایک لمبے عرصے تک انگلستان اور غانا میں تاجر مربی کی حیثیت سے کام کیا۔

خاکسار کی ایک خالہ حلیمہ بیگم ان کے خاوند خالو حسن محمد صاحب اور ان کے بیٹے محمد اسلم خالد اور ان کے ایک داماد مکرم بشیر الدین صاحب سامی اخبار احمدیہ برطانیہ (احمدیہ بلیٹن) کے لئے کام کرتے ہیں۔ بشیر الدین سامی ایڈیٹر ہیں۔ محمد اسلم خالد مینیجر اور خالو حسن محمد صاحب اور خالہ حلیمہ بیگم صاحبہ اس کو پیک کر کے پوسٹ آفس بھجواتے ہیں۔

حضرت برکت بی بی صاحبہ خاکسار کی نانی اکثر ہرسیاں سے آکر ایک ایک مہینہ حضرت اماں جان کے پاس خدمت کے لئے رہا کرتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب آپ ہرسیاں سے آتیں تو حضرت اماں جان فرماتیں کہ اب پچن برکت بی بی کو دے دو۔

چنانچہ جب خاکسار کی خالہ صالحہ بیگم صاحبہ کے خاوند خالو غلام محمد صاحب فوت ہوئے اور حضرت اماں جان تعزیت کے لئے تشریف لائیں حالانکہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو ایک خادمہ نے عرض کی آپ کسی اور دن تشریف لے آتیں حضرت اماں جان فرمانے لگیں کہ یہ وہ لڑکی ہے جس کی والدہ میری عاشق تھی۔ اسی طرح ایک دن خالہ صالحہ بیگم صاحبہ حضرت اماں جان سے شرف ملاقات کے لئے گئیں تو آپ جلدی سے کمرے میں جاکر تیل کی شیشی اٹھا لائیں اور کہا صالحہ میں نے آج خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہارے سر میں تیل لگا رہی ہوں۔ آؤ میں تمہارے تیل لگاؤں۔

محترم مولوی ابو البشارت عبدالغفور صاحب کی بیٹی امۃ الھادی کراچی میں لجنہ کا کام کرتی ہیں اور گزشتہ دنوں انہوں نے لجنہ کے لئے بعض نہایت مفید کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔

محترم ماموں عبدالرحیم صاحب دیانت کی سب سے بڑی بیٹی امۃ اللطیف خورشید کی شادی حضرت مولوی فرزند علی صاحب کے نواسے شیخ خورشید احمد صاحب سے ہوئی۔ امۃ اللطیف نے لجنہ کے لئے تاریخ لجنہ کے سلسلے میں خاصا کام کیا اور بعض جلدیں انہیں کے نام پر شائع ہوئیں ماموں عبدالرحیم صاحب دیانت کی ایک بیٹی امۃ الباری ناصر کراچی کی لجنہ میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں اور آج کل احمدیہ ٹی وی پر بھی ان کا ایک مستقل پروگرام دکھایا جا رہا ہے۔

ان کے بیٹے ڈاکٹر منصور احمد قریشی کی شادی مکرم و محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی ایک بیٹی سے ہوئی۔

ان کی ایک بہن امۃ الشکور ارشد لجنہ اماء اللہ ربوہ کی سیکرٹری اشاعت ہیں۔

محترم عبدالرحیم صاحب دیانت کی ایک نواسی (محترم مولوی صالح محمد صاحب کی پوتی) مکرم طارق اسلام طارق (مربی) سے بیاہی گئیں وہ آجکل کینیڈا میں دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

طارق اسلام طارق کے بہنوئی مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی نے نائیجیریا اور سیرالیون میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا اور آجکل ایک لمبے عرصے سے انگلستان میں وکالت تبشیر میں کام کر رہے ہیں۔

مکرم عبدالرحمان صاحب خاکی کی ایک بیٹی مکرم ملک بشارت احمد صاحب واقف زندگی (ابن مکرم مولا بخش) سے بیاہی گئیں۔ اور دوسری بیٹی خاکسار کے بھائی فیض محمد صاحب صادق سے۔

مولانا مولوی ابو البشارت عبدالغفور صاحب کی ایک بیٹی (نصرت بیگم) محترم مولوی امام الدین صاحب کے ساتھ بیاہی گئیں۔

نصرت بیگم کی ایک بیٹی محترم خلیفہ علیم الدین صاحب کے بیٹے رضی الدین سے بیاہی گئیں۔

محترم مولوی امام الدین صاحب انڈونیشیا میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے اور وہاں ایک وقت میں رئیس المبلغین بھی تھے۔

محترم عبدالرحیم صاحب دیانت کے ایک فرزند۔

محترم مولانا عبدالباسط صاحب شاہد افریقہ میں ایک لمبے عرصے تک دعوت الی اللہ کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔ حال ہی میں آپ کی ایک کتاب حضرت امام جماعت الثانی کے سوانح کی تیسری جلد فضل عمر فاؤنڈیشن نے شائع کی ہے اسی طرح لجنہ کراچی نے دعائے مستجاب شائع کی ہے۔

مولانا مولوی محمد شریف صاحب کی ایک بیٹی امۃ النصیر محترم نسیم مہدی صاحب مربی انچارج کینیڈا کے ساتھ بیاہی گئی۔

مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب (واقف زندگی) کے بڑے بھائی مکرم محمد اسحاق صاحب کے ایک بیٹے سے خاکسار کی خالہ زاد بہن رضیہ کی ایک بیٹی کی شادی ہوئی۔

اسی طرح محترم عبدالرحیم صاحب دیانت کی ایک نواسی (اور محترم صالح محمد صاحب کی پوتی) کی مولانا منیر الدین احمد صاحب کے بیٹے مولوی ظہیر الدین احمد مربی سلسلہ کے ساتھ شادی ہوئی۔

محترم عبدالرحیم صاحب دیانت کی ایک بیٹی امۃ الحمید کی شادی محترم صوفی رمضان علی صاحب کے بھائی سبحان علی صاحب کے بیٹے مکرم عبدالسلام صاحب ظافر کے ساتھ ہوئی جو ایک لمبے عرصے سے مغربی افریقہ میں درس و تدریس کا کام کر رہے ہیں۔ بعض اوقات سیرالیون کے امیر بھی مقرر کئے جاتے رہے ہیں۔

خاکسار کی بیوی سکینہ بیگم کی والدہ کے ایک تایا زاد بھائی محترم میاں غلام محمد صاحب اختر نے ایک لمبے عرصے تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات سرانجام دیں۔ آپ ایک وقت میں ناظر اعلیٰ ثانی بھی رہے۔

ان کے بھتیجے قمر اجنالوی صاحب سلسلے کے ایک بہت اچھے شاعر، اخبار نویس اور ادب کی دوسری اصناف میں حصہ لینے والے تھے۔

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کا ایک بھتیجا محمد شریف اشرف پہلے ربوہ میں حضرت صاحب کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ اب انگلستان میں ایڈیشنل وکیل المال ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ امۃ الحفیظ شوکت کے خاوند سلطان احمد صاحب طاہر کے تایا حضرت مولوی فضل الدین صاحب نے پہلے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں دعوت الی اللہ کا کام سرانجام دیا پھر حیدر آباد دکن میں ایک لمبا عرصہ گزارا۔

خاکسار کی بیوی سکینہ بیگم نے دس گیارہ سال تک نائیجیریا میں لجنہ کی صدارت کی اور وہاں سے واپس آکر ایک لمبے عرصہ سے یہاں محلہ دارالرحمت وسطی نمبر ۲ کی لجنہ کی صدر ہیں۔

خاکسار کے ماموں مولوی صالح محمد صاحب کے ایک بیٹے مکرم محمد شریف صاحب (متو) اسلام آباد میں ایک لمبے عرصے تک سیکرٹری مال یا سیکرٹری مال کے ساتھ کام کرنے والوں میں شامل تھے۔

حضرت مولانا ابو البشارت عبدالغفور صاحب کی ایک بیٹی (رحمت) جو خاکسار کی رضاعی بہن ہے کی شادی مکرم عبدالقادر مونس درویش کے بڑے بھائی عبداللہ کامل سے ہوئی۔ محترم عبدالقادر مونس درویش کے ایک بھائی صوبیدار عبدالمنان صاحب ایک لمبا عرصہ تک حضرت صاحب کی سیکورٹی کے انچارج رہے۔

مکرم سردار بشیر احمد صاحب انجینئر نے اپنی کتاب داستان حیات میں لکھا ہے۔ ابا (یعنی حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب مہر سنگھ) محلہ کے سیکرٹری دعوت الی اللہ سالہا سال رہے۔ پریذیڈنٹ حضرت فضل محمد صاحب ہرسیاں والے دوکاندار تھے۔

ایک وقت میں ربوہ کی مختلف محلہ جات کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات کی سات صدر ہمارے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔

حضرت مولانا عبد الغفور صاحب انصار اللہ کے ربوہ میں زعیم اعلیٰ بھی رہے۔

یہ بات بھی بیان کردوں کہ میں حکومت ہند کی سروس میں دہلی میں تھا جب میں نے وقف کیا اور حضرت صاحب نے فرمایا کہ جتنی چھٹی مل سکتی ہے۔ لے لو۔ تمہیں قادیان میں تعلیم دیں گے۔ چنانچہ چند مہینے قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد خاکسار کو نائیجیریا کے لئے متعین کردیا گیا۔ چند مہینے فلسطین میں بھی قیام کا موقعہ ملا۔ سوڈان سے آگے اکثر سفر صحرا میں سے ٹرکوں پر کیا سوا پانچ سال کے بعد واپس فیملی کو لینے آیا

(ربوہ میں قیام کے دوران انگریزی ہفت روزہ "سن رائز" کی ادارت کی۔ لیکن حالات کی مجبوری کی بناء پر اکیلا ہی واپس چلا گیا چنانچہ کچھ دیر بعد فیملی کو وہاں بھیج دیا گیا۔ اور اس طرح تقریباً ساڑھے بیس سال نائیجیریا میں قیام کیا میں یہاں نائیجیریا میں قیام کے متعلق کچھ عرض نہیں کرنا چاہتا۔ واپس آکر نائب وکیل التبشیر۔ وکیل التعلیم اور وکیل التصنیف کے فرائض سر انجام دیئے۔ مجلس افتاء اور مجلس کارپرداز کا ممبر بھی رہا بارہ سال تک کام کرنے کے بعد ایک دفعہ پھر مغربی افریقہ جانے کا ارشاد ہوا۔ یہ ایک خاص معاملے کی نگرانی کے سلسلے میں سفر تھا چنانچہ ڈیڑھ ماہ کے بعد واپس آیا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ میرے خیال میں ایک سال سیرالیون میں رہو۔ ایک سال کی بجائے تقریباً پونے چار سال کے بعد وہاں سے واپس آسکا اور پھر دفاتر میں اسی حیثیت سے کام شروع کر دیا۔ محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی کی چھ ماہ کی رخصت کے دوران حضرت صاحب نے خاکسار کو الفضل کا ایڈیٹر مقرر فرمایا اور ان کی رخصت ختم ہونے پر مستقل طور پر الفضل ہی میں منتقل فرمادیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار الفضل کی ادارت کا فریضہ سر انجام دے رہا ہوں۔

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول کے بھائی مکرم ریاض احمد صاحب کی بیٹی سے خاکسار کی ایک خالہ زاد بہن کے بیٹے کی شادی ہوئی۔

خاکسار کے ایک برادر نسبتی (بیوی کے بھائی) کے بیٹے نوید احمد سعید جامعہ احمدیہ کی تعلیم مکمل کرکے جماعت کی طرف سے کسی بیرونی ملک میں عربی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کی شادی ان کے ماموں عبد الرزاق صاحب پی ٹی کے ہاں ہوئی۔

عبد الرزاق صاحب پی ٹی کے ایک بھتیجے عبد الحلیم صاحب سپین میں مربی رہے ہیں۔ اور اب جامعہ احمدیہ میں درس و تدریس کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔ خاکسار کی خالہ زاد بہن (سعیدہ) کی ایک بیٹی کی شادی محترم مولوی عبد السلام صاحب طاہر مربی و پروفیسر جامعہ احمدیہ کے بیٹے سے ہوئی۔ خاکسار کی ہمشیرہ امتہ الحفیظ شوکت کے بیٹے ڈاکٹر داؤد احمد طاہر ڈینٹل سرجن نے گیمبیا میں جماعت کی طرف سے طبی خدمات سر انجام دیں۔

اس فہرست میں حال ہی میں خاکسار کے ماموں زاد بھائی کرنل ریٹائرڈ نسیم احمد سیفی بھی شامل ہو گئے ہیں آپ نے ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی وقف کی آپ کا وقف منظور کر لیا گیا

خاکسار کے بیٹے اظہر اقبال سیفی نے انگلستان سے ایم۔ ایس۔ سی کرکے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں اپنے آپ کو سکولوں میں درس و تدریس کے لئے وقف کیا چنانچہ وہاں سے پاکستان آنے کے بعد ان کی تقرری یوگنڈا کے احمدیہ سکول میں ہوئی۔ آج کل وہ اور ان کی بیگم یوگنڈا کے احمدیہ سکول میں پڑھا رہے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری کی ایک بیٹی (سلیمہ بیگم) لجنہ اماء اللہ کے رسالہ مصباح کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔

حضرت مولانا محمد شریف صاحب کی ایک بیٹی کی شادی محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب جنہوں نے گیمبیا میں احمدیہ جماعت کی طرف سے طبی خدمات سرانجام دیں کے بیٹے کے ساتھ ہوئی۔

اسی طرح حضرت مولانا کے ایک بیٹے کی شادی مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی ایک بیٹی سے ہوئی۔

مولانا صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی عصمت شریف حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے ساتھ رضاکارانہ طور پر لجنہ کا کام کرتی رہی ہے اور اسی بناء پر اسے لندن کے جلسہ سالانہ پر لجنہ کی نمائندگی میں بھیجا گیا۔

خاکسار کی ہمشیرہ امتہ الحفیظ شوکت کے ایک دیور کا بیٹا محمد محمود طاہر ایم۔ اے (ابلاغیات) واقف زندگی ہے اور اب وظیفے پر ایم فل کر رہے ہیں جس کے بعد وظیفے پر ہی پی۔ ایچ۔ ڈی کریں گے۔

خاکسار کی ایک خالہ کا بیٹا وسیم احمد ظفر مربی ہے اور آجکل جنوبی امریکہ میں متعین ہے۔ اس کی شادی مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کے ایک بھائی کی بیٹی سے ہوئی۔

مکرم چوہدری محمد صدیق انچارج خلافت لائبریری کی ایک بیٹی حمید اللہ صاحب مربی سے بیاہی ہوئی ہے۔

خاکسار کے خالو مکرم محمد شریف صاحب واقف زندگی ایک لمبے عرصہ تک جامعہ احمدیہ میں اکاؤنٹنٹ رہے۔

مکرم مولوی محمد اسماعیل اسلم صاحب سالہا سال دارالیمن کے صدر رہے۔ آپ حضرت مولوی فضل الدین صاحب کے بھتیجے ہیں۔

حضرت مولانا محمد شریف صاحب کی ایک بیٹی امتہ الباسط خاکسار کے بیٹے محمد اقبال سیفی صاحب کے عقد میں ہے۔

محترم مولوی صالح محمد صاحب کی ایک پوتی امتہ الحی (محترم عبد الرحیم صاحب دیانت) کی نواسی کی شادی خاکسار کے بیٹے انور اقبال سیفی سے ہوئی۔

مولانا محمد احمد صاحب جلیل کے ایک بھائی (عبد المنان صاحب) کی بیٹی خاکسار کے خالہ زاد بھائی مبارک احمد صاحب کے عقد میں ہے۔

محترم مولانا عطاء اللہ کلیم کی ایک بیٹی اور محترم مولوی امام الدین صاحب کی ایک بیٹی ایک ہی گھرانے میں بیاہی گئیں۔

خاکسار کے ایک خالہ زاد بھائی (نعیم) کی شادی مکرم مولوی لطیف احمد پریمی (تاجر مبلغ غانا) کی بیٹی کے ساتھ ہوئی۔

خاکسار کی بیوی کے ماموں (محمد عبد اللہ صاحب) (جو خاکسار کے نانا جان کی دوسری شادی کی وجہ سے خاکسار کے بھی ماموں لگے) کا بیٹا ضیاء اللہ مبشر مربی ہے جاپان میں دعوت الی اللہ کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

مکرم مولانا عبد الباسط صاحب شاہد کے برادر نسبتی عبد الغفور صاحب۔ انگلستان میں لمنگٹن سپا کاؤنٹی کے تئیس چوبیس سال تک صدر رہے۔

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری سابق مربی سیرالیون اور مربی انچارج امریکہ 'حال نائب وکیل التبشیر کے بزرگوں سے خاکسار کے سسرالی بزرگوں کی رشتہ داری ہے۔

خاکسار کی ایک ممانی کی ہمشیرہ کے بیٹے ان کے خسر ہے

خاکسار کے ایک خالہ زاد بھائی (کریم احمد) کی شادی حضرت مولانا مولوی عبد المالک خان صاحب کی نواسی سے ہوئی۔ دونوں آج کل امریکہ میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔

مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم کے ایک بیٹے طاہر احمد اور ایک داماد نعمت اللہ جاوید مربی ہیں۔ بشارت احمد صاحب کے ایک داماد فہیم احمد خادم مربی ہیں۔ محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ والد محمد محمود طاہر مربی واقف زندگی ہیں۔ حضرت مولانا ابو البشارت۔ عبد الغفور صاحب کے ایک داماد (مکرم ملک محمد اکرم صاحب) مربی ہیں۔

خاکسار کی بیٹی جمیلہ بشریٰ طاہر اور اس کا خاوند سلیمان احمد طاہر پی سی ایچ ایس میں اپنے حلقہ میں لجنہ اور جماعت کے بالترتیب سیکرٹری اصلاح و ارشاد ہیں۔

خاکسار کی بہو امتہ الحکیم کراچی میں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمات سر انجام دیتی رہی ہیں۔ اور ان کے شوہر ظفر اقبال سیفی مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ اشاعت میں کام کرتے رہے ہیں۔ سوونیر شائع کرنے میں بھی ان کا خاصہ ہاتھ تھا۔

بقیہ صفحہ 3

حضرت ابراہیمؑ کے دل پر کیا کیا اثرات پیدا کرتی ہوں گی۔ اور کس قدر کٹھن ہوں گی۔ مگر ان کے استقلال میں ذرا فرق نہ آیا اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی مرضی پر جذبات قلب کو مسلط نہ ہونے دیا۔ پھر اس ماں کا جگر کس قدر ملال سے پر ہوگا جو ایک طرف اپنی بے سروسامانی کو دیکھتی ہوگی۔ اور دوسری طرف اپنے ساتھ اپنے ننھے بچے کو بھی جنگل بیابان میں پاتی ہوگی۔ آخر وہ دن بھی آگیا جب مصائب اور آزمائش کے ایام ختم ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے کھل گئے۔ وہی وادی غیر ذی زرع مرجع خلائق بن گئی۔ اور دنیا کی ظاہری اور باطنی نعمتوں سے مالا مال ہو گئی۔ حضرت ابراہیمؑ کی زندگی میں دو قربانیاں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ ایک بیٹے کی قربانی اور دوسری بیٹے اور بیوی کو اپنے سے جدا کرنے کی قربانی۔ دونوں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کی گئیں اور دونوں قربانیوں کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور قیامت تک قابل تقلید ٹھہرایا ....(اسی تقریر میں آپ نے احمدی احباب کو ایک دفعہ پھر اپیل کی کہ وہ اپنی اولاد کی جدائی اور اخراجات تعلیم کی معمولی زیادتی کا خیال نہ فرمائیں اور انہیں قادیان تعلیم کے لئے بھیجیں۔)

داعیان الی اللہ کو چند نصائح

۱- ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے اس لئے داعی الی اللہ کو غسل کرنے۔ بالوں کے درست کرنے اور درست رکھنے اور لباس کو صاف رکھنے کا خیال رکھنا چاہئے۔ جمعہ کے دن عطر لگانا چاہئے منہ کی صفائی کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

۲- مکان کو صاف رکھنا چاہئے۔ باہر سے بھی اور اندر سے بھی۔ ہر اک چیز با قرینہ ہو اور ترتیب سے ہو۔

۳- خانہ خدا کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے اور ہمیشہ جمعہ کے دن وہاں خوشبو جلائی جائے۔

۴- جلسوں کے موقعوں پر بھی خوشبو کی بتیاں جلائی جاویں۔

۵- اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ احمدی زیادہ آپس میں ملیں اور زیادہ سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لیں۔ چندہ بھی دیں اور کام بھی کریں۔ اس امر کا خیال رکھنا کہ وہ بلاوجہ مربی سے ناراض نہ ہوں اور ان سے کاموں کے متعلق مشورہ لیتے رہنا چاہئے۔

۷- "دعوت" قبول کرنے والے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔ ہمیشہ ان سے ایسا تعلق رہے کہ وہ یہ محسوس کریں کہ یہ ہمیں اپنا سمجھتے ہیں۔ بیمار کی عیادت۔ تکلیف زدہ کی مدد۔ خوشی اور غمی میں شراکت ضرور کرنی چاہئے۔ بغیر اس کے کہ وہ لوگ مضبوط ہوں اسلام ان ممالک میں مضبوط نہ ہوگا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانیؓ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

کرائنا میں سربوں کی عبرت ناک شکست

کروشیا کی فوجوں نے اڑتالیس گھنٹے سے بھی کم عرصے میں برق رفتاری سے حملے کرکے ہفتے کی صبح سرب باغیوں کے ہیڈکوارٹر اور کرائنا کے علاقے کے بڑے صنعتی شہر کینن پر قبضہ کرلیا۔ اس طرح جنوبی کروشیا میں ساڑھے چار سال قبل باغی سربوں نے جو علاقے قبضے میں لئے تھے انہیں واگزار کرالیا گیا۔ تاہم سربوں کی اعلان کردہ نام نہاد جمہوریہ کرائنا کے بعض علاقوں پر ابھی بھی سرب فوجوں کا قبضہ ہے جن کا صفایا کرنے کے لئے تازہ دم فوج بھیج دی گئی ہے۔ غیر ملکی نیوز ایجنسیوں کی اطلاعات کے مطابق کینن پر کروشیا کے فوجی دستوں کی گولہ باری سے سات افراد ہلاک اور درجن بھر زخمی ہوگئے۔

کروشیا کی افواج نے سربوں کے خلاف اب ایک نیا حملہ شروع کیا ہے۔ یہ علاقہ بھی کروشیا کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ کینن پر قبضہ سے قبل ٹینکوں کی شدید جنگ لڑی گئی۔ سربوں نے جوابی حملہ کرنے کی کوشش کی مگر انہیں اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اور ان کی مزاحمت کمزور پڑتی گئی۔ کروشیائی افواج کے تابڑتوڑ حملوں نے سربوں کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ جواب میں سربوں نے کروشیا کے دارالحکومت پر میزائیلوں سے حملہ کردیا مگر کینن کو نہ بچاسکے۔

کروشیا کے حملے کی وجہ سے سربوں کا بہاج پر حملہ نرم پڑگیا ہے۔ اور ان کا بوسنیا کی افواج پر دباؤ کم ہوگیا ہے۔

بعد میں ملنے والی اطلاعات کے مطابق کروشیا کی افواج نے سربوں کا ایک طرف سے مکمل صفایا کرکے بوسنیا کی افواج سے ملاپ کرلیا ہے اور اب بوسنیا اور کروشیا کی افواج مشترکہ طور پر حملے کرنے کی پوزیشن میں آگئی ہیں۔

مغربی ممالک جو سربوں کے مسلمانوں پر شدید ہولناک مظالم پر ٹس سے مس نہیں ہوتے تھے ان کے دارالحکومتوں میں کروشیا کی کامیابیوں سے کھلبلی مچ گئی ہے۔ مختلف مغربی ممالک کی طرف سے کروشیا کی مذمت کی جارہی ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے بھی کروشیا کی مذمت کی ہے۔

امریکہ کے صدر کلنٹن نے اگرچہ کروشیا کے حملے پر تنقید کی ہے مگر ساتھ ہی کہا ہے کہ یہ حملہ اتنا زوردار نہیں ہونا چاہئے کہ جنگ کا دائرہ پھیل جائے۔

واضح طور پر اس کا مطلب یہی ہے کہ سربوں کے باقی علاقے بھی کہیں شکست سے دوچار نہ ہو جائیں۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے بھی کروشیا پر تنقید کی ہے مگر ساتھ ہی سربوں کو بھی نکتہ چینی کا ہدف بنایا ہے۔ یورپی ممالک نے جوابی کارروائی کے طور پر کروشیا سے تجارت بند کردی ہے جس سے کروشیا کی اقتصادیاں سخت مشکلات کا شکار ہو سکتی ہے۔ اقوام متحدہ کے عیسائی سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے بھی کروشیا کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔

کرائنا کے علاقے میں اب سربوں کو غیر مسلح کرنے کا کام جاری ہے۔ مقبوضہ علاقے سے ہزاروں لوگ فرار ہو رہے ہیں۔ سربوں کے لیڈر راڈووان کراڈزک نے دھمکی دی ہے کہ ان کی فوج کروشیا پر سخت حملہ کرے گی۔ جبکہ کروشیا کے صدر مسٹر تجمان نے اعلان کیا ہے کہ ان کی ایک لاکھ فوج سربوں کی پچاس ہزار افواج کا مکمل صفایا کرکے دم لے گی۔

OOO

روس کی بھارت کو یقین دہانی

بھارت کے وزیر خارجہ مسٹر مکرجی نے بتایا ہے کہ روس نے ایک بار پھر بھارت کو یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ کسی حالت میں بھی پاکستان کو اسلحہ فراہم نہیں کرے گا۔ مسٹر مکرجی نے اپنے روس کے دورے کے دوران وزیراعظم مسٹر چرنومرڈن اور روسی وزیر خارجہ آندرے کوزیروف سے ملاقاتیں کیں۔ بھارتی وزیر خارجہ نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی اور فوجی پروگراموں کے باوجود بھارت نے تہیہ کررکھا ہے کہ وہ ایٹمی ہتھیار نہیں بنائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بھارت پاکستان کو مسلح کرنے کی کسی کوشش سے چشم پوشی نہیں کرسکتا۔

OOO

ہندوستان میں بچوں سے مشقت

امریکہ کے قانون سازوں نے کانگریس سے کہا ہے کہ وہ ہندوستان کو اس بات کا نوٹس دے کہ اگر اس نے بچوں سے مشقت لیتے ہوئے بنائی گئی چیزیں امریکہ برآمد کیں تو اس پر پابندیاں لگائی جا سکتی ہیں۔ ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایسا کرنے سے ہندوستان کو پانچ بلین ڈالر کی تجارت کا نقصان ہوگا اور اس کے علاوہ بھی ہندوستان کی تجارت پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ بارنی فرینک نے بچوں سے مشقت لینے کے خلاف قانون ۱۹۹۵ء پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس قانون کا خاصا زیادہ اثر ہندوستان پر پڑے گا۔ اور امکان اس بات کا ہے کہ وہ بچوں سے مشقت لینے سے باز آ جائیں۔ البتہ اگر ہندوستان نے ایسا نہ کیا تو اس کے خلاف پابندیاں لگ جائیں گی۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے پیچھے ایک بہت بڑا پوسٹر لگا ہوا تھا جس پر اس بات کا اعلان کیا گیا تھا کہ ہندوستان میں بچوں سے مشقت لی جاتی ہے۔ بارنی فرینک نے بڑے درشت لہجے میں کہا یہ سب کچھ ہندوستان۔ ہندوستان۔ ہندوستان۔ میں ہوتا ہے۔

OOO

فلسطین اسرائیل اختلافات کی خلیج

احمد کوری جو فلسطینیوں کے نمائندہ ہیں اور اسرائیل کے ساتھ مغربی کنارے میں فلسطینی تسلط کی توسیع کے سلسلے میں گفت و شنید کررہے ہیں نے کہا ہے کہ دونوں کے خیالات میں بہت بڑا فرق ہے۔ خلیج خاصی وسیع ہے اور اس پاٹنا آسان نہیں۔ جو اختلافات ہیں وہ بنیادی ہیں مثلاً فوج کی تعیناتی اور سول حقوق کا ارتکاز۔ یہ دونوں ایسی باتیں ہیں کہ اسرائیل اور فلسطین کا آپس میں اختلاف ہے مسٹر کوری فلسطین کے وزیر اقتصادیات ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ پانی کی تقسیم اور بجلی کی سپلائی بھی ایسی باتیں ہیں جو مشکل مسائل میں شامل کی جاسکتی ہیں۔ ان کے خیال میں اگرچہ کچھ تھوڑی سی پیش رفت تو ہوئی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ میں اسے حقیقی پیش رفت نہیں کہہ سکتا۔ بتایا گیا ہے کہ تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات اسرائیل کے وزیر خارجہ شمعون پیریز سے عنقریب ملاقات کریں گے تاکہ جو مشکلات گفت و شنید کی راہ میں حائل ہیں انہیں دور کیا جاسکے۔

OOO

فوجی رازوں پر مبنی کتاب

برطانیہ میں ایک کتاب کے شائع کیا جانے کا امکان ہے۔ کتاب کا نام "فوری کارروائی" ہے اور اس میں خلیج کی جنگ کے متعلق جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان کے متعلق برطانوی حکومت کا کہنا ہے کہ وہ ایسے فوجی راز ہیں جنہیں افشا نہیں ہونا چاہئے۔ اس سلسلے میں برطانوی حکومت نے عدالت میں اپنا کیس پیش کیا تھا اور عدالت نے حکومت ہی کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ حکومت اس کتاب کو شائع کئے جانے کے خلاف ہے۔ یہ کتاب جس شخص نے لکھی ہے اس کا نام اینڈی میکناپ ہے اور اس سے پہلے وہ ایک بہترین بکنے والا ناول Bravo to Zero شائع کرچکے ہیں۔ حکومت کا خیال ہے کہ ان رازوں کے افشا ہونے سے حکومتوں پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی کتابیں جن کا تعلق فوجی کارروائی سے ہو پہلے حکومت کی نظر سے گذاری جاتی ہیں۔ تب ان کی اجازت دی جاتی ہے لیکن یہ پہلی کتاب ہے جس پر حکومت نے پابندی لگوائی ہے۔

تعارف

ایک ماہر اراضیات کی یادداشتیں از مہتہ عبدالخالق۔

گذشتہ دنوں مہتہ عبدالخالق آئرلینڈ کے ایک دوست کے ساتھ الفضل کے دفتر تشریف لائے تو ایک لمبے عرصے کے بعد جو ساٹھ سال سے کم نہیں ہوسکتا ان سے ملاقات ہوئی۔ بچپن میں ہلکی سی دوستی تھی۔ اور دارالفضل میں ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف کی دوکان کے سامنے والی کچی سڑک جسے پنجابی میں "پہیا" کہتے ہیں وہاں کچھ دوست کبڈی کھیلا کرتے تھے۔ ایک طرف مہتہ عبدالخالق مضبوط جسم کے مالک اور دوسری طرف یہ نحیف و ناتوان نسیم جو اس وقت صرف نور محمد تھا۔ یہ جب کبڈی ڈالنے آتے تھے تو ان کی پیار بھری کوشش یہ ہوتی تھی کہ ہمیں ہاتھ لگائیں اور ہم جانتے تھے کہ ان کا ہاتھ لگنا بھی کوئی معمولی بات نہیں۔ انہوں نے اگر ذرا سی دھول ماردی تو ہم تو چکرا کر گر جائیں گے۔ اس لئے ہم دور دور بھاگ جاتے بہرحال اس وقت کی یادیں تو قائم رہیں لیکن بعد میں ملاقات نہ ہو سکی۔ راہیں الگ الگ متعین ہوگئیں۔ اور اس وجہ سے کبھی ملاقات کا موقعہ نہ مل سکا۔ افواہ یہ اڑی کہ مہتہ عبدالخالق نے آہستہ سائیکل سواری میں وظیفہ حاصل کیا ہے اور امریکہ چلے گئے ہیں لیکن بعض افواہیں اصل خبر کے بالکل مخالف ہوتی ہیں اور شائد اس لئے کہ نفسیات میں طنز کا ایک یہ بھی طریق بتایا جاتا ہے۔ کوئی کم کھائے تو کہتے ہیں بہت کھاتا ہے کوئی زیادہ کھائے تو اسے مذاق کرتے ہیں کہ تم کھاتے ہی کچھ نہیں۔ سائیکل تیز چلائے تو کہتے ہیں کہ سائیکل سلو چلائی ہے اور سلو چلائے تو کہتے ہیں واہ واہ! اتنے تیز سائیکل چلانے والے ہو۔ بہرحال یہ تو تیز سائیکل چلانے والے تھے۔ اور افواہ یہ اڑی کہ آہستہ سائیکل سواری میں انہیں وظیفہ ملا ہے۔

اب انہوں نے اپنی یادداشتیں ایک کتاب کی صورت میں شائع کی ہیں تو ہمیں بھی ساٹھ سال کے بعد پتہ چلا کہ افواہ غلط تھی بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اصل خبر کے الٹ تھی اس کتاب میں جو حال ہی میں شائع کی گئی ہے بہت سی یادداشتیں ہیں۔ لیکن ان سب سے زیادہ ہمیں زیادہ اچھا اس کتاب کا وہ حصہ لگا جس میں انہوں نے پیش لفظ کے بعد اپنی تعلیم اور تعلیم کے پس منظر کا ذکر کیا ہے۔ اس بات نے ہمیں اپنے اس یقین پر اور مستحکم کردیا کہ بے شک والدین بھی بچوں کے لئے بڑے حوصلے کا باعث بنتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان جو سعادت لے کر آتا ہے یا جو صلاحیت لے کے آتا ہے اس کا وہ خود ہی استعمال کرکے آگے بڑھتا ہے۔ اور ایسے ایسے میدانوں میں نکل جاتا ہے جن کا نام بھی اس کے والدین کو معلوم نہیں ہوتا۔ عبدالخالق مہتہ کی تعلیم اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سا ری زندگی اسی بات کا ایک نمونہ ہے۔ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ان کے پاس وسائل نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وسائل پیدا کئے۔ گھر میں سے ان کی کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا تھا۔ انہوں نے خود اپنے ذوق کو ابھارتے ہوئے دوسرے لوگوں سے رہنمائی حاصل کی۔ اور سعی مسلسل سے اپنی ایک صلاحیت سائیکل چلانا کو ایسی انتہا تک پہنچا دیا کہ ایک لمبے عرصے تک دوسرا کوئی شخص وہاں نہ پہنچ سکا۔

بہر حال ہم اس کتاب کے مشتملات پر تو اس وقت کچھ نہیں کہنا چاہتے صرف کتاب کا تعارف کروانا مقصود ہے۔ اور یہ کہنا کہ ہر وہ شخص جو عبدالخالق مہتہ کی تعلیمی کاوشوں کا ذکر پڑھے گا۔ اسے یہ یقین پیدا ہو گا کہ حضرت امام جماعت الثالث کا یہ فقرہ یا یہ نصیحت کتنی درست ہے کہ ہر شخص کو لازم ہے کہ وہ اپنی استعداد کے دائرے کو مکمل کرے۔ استعداد کا دائرہ بھی اس کا اپنا ہے اور مکمل بھی اسی نے کرنا ہے۔ عبدالخالق مہتہ اس بات کی ایک روشن مثال ہے۔ ہم صرف اسی کتاب کا انہی چند الفاظ سے تعارف کرواتے ہوئے قارئین سے گذارش کریں گے کہ وہ یہ دلچسپ کتاب ضرور پڑھیں۔

اس کتاب کو دیکھ کر ایک اور بات جس سے ہمیں خوشی ہوئی وہ یہ تھی کہ اتنی اچھی گیٹ اپ والی کتاب کی ٹائپ سٹنگ اور پروڈکشن میں طاہر کمپوزنگ سنٹر کا ہاتھ ہے۔ طاہر کمپوزنگ سنٹر کے متعلق یہ بات بتانا ضروری ہے کہ جب ماہنامہ تحریک جدید شائع ہوتا تھا تو انگریزی حصے کی ٹائپ سٹنگ کے لئے اگرچہ میں انہیں اس کا کچھ معاوضہ دیتا تھا انہیں اس بات پر اصرار تھا کہ وہ اسے دینی کام سمجھ کر اس کا کوئی معاوضہ لینے کے لئے تیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس جذبہ کو نوازا ہے اور اب وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی سے اچھی کتاب کی ٹائپ سٹنگ اور طباعت کا کام کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقیات عطا کرے۔ انہوں نے اکثر اس بات کی خواہش کی تھی کہ مجھ سے ماہنامہ تحریک جدید کے لئے بغیر معاوضے کے ٹائپ سٹنگ کروا کے صرف میرے لئے دعا کر دیا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقیات عطا کرے۔

(ن-س)

شاندار نتیجہ

○ گورنمنٹ فضل عمر گرلز ہائی سکول ربوہ کا میٹرک کا رزلٹ امسال سو فیصد رہا ہے۔ کل 20 طالبات شامل امتحان تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے 20 طالبات ہی کامیاب قرار پائیں۔ اول پوزیشن بشریٰ کبیر بنت اعجاز احمد نے 657 نمبر حاصل کر کے پائی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ....سکول ہذا کی آئندہ ہر قسم کی نمایاں کامیابیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ہیڈ مسٹرس)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ رضیہ درد صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔
خاکسار کے بھتیجے عزیزم عطاء الستار ابن مکرم مجیب الرحمان درد صاحب (نیو گارڈن ٹاؤن لاہور) گزشتہ دنوں ایک کار ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ چہرے کی ایک ہڈی Mandible کا دو جگہ سے فریکچر ہو گیا ہے جس کو Wiring کے ذریعے کامیابی سے جوڑ دیا گیا ہے۔ کم ازکم 6-8 ہفتے مکمل Recovery کے لئے درکار ہیں۔
احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عزیزم کو جلد از جلد کامل شفا سے نوازے۔

○ محترمہ حنیفاں بی بی صاحبہ دارالشکر ربوہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم شیخ محمد وسیم صاحب دارالنصر غربی ربوہ کے برادر نسبتی محمد عاقل خان صاحب مقیم جرمنی کے دل کا بائی پاس خدا کے فضل سے مورخہ 95-8-4 کو کامیاب ہو گیا ہے۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

○ مکرم شفقت رسول صاحب ربوہ کی والدہ محترمہ عرصہ اڑھائی سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان دنوں حالت بہت خراب ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل شفاء عطا فرمائے۔

○ محترمہ فہمیدہ منیر صاحبہ زوجہ مکرم منیر احمد قریشی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور بعارضہ جگر شدید بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب (جو چوہدری صاحب کی حرم اول تھیں) مورخہ 14 جولائی کو بعمر 78 سال وفات پاگئیں۔ جمعہ کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بعد عشاء بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی مکرم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب نے دعا کرائی۔ آپ مکرم ماسٹر عبدالمجید صاحب دارالنصر غربی ربوہ کی خوش دامنہ تھیں۔ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم رانا حبیب الرحمان صاحب بعمر 59 سال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مورخہ 95-7-14 کو وفات پاگئیں۔ مکرم رانا عزیز اللہ صاحب مربی سلسلہ پیر محل نے جنازہ پڑھایا۔ مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم رانا عبدالحلیم صاحب نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

گمشدہ عینک

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کی ایک قیمتی عینک پچھلے دنوں راولپنڈی اور پشاور کے دورہ کے ایام میں کہیں گم ہو گئی ہے جس کسی کو ملی ہو براہ کرم خاکسار کو پہنچا دیں۔

گمشدہ بٹوا

○ ایوان محمود کے سامنے جوس والی دوکان سے دارالعلوم غربی تک ایک سیاہ رنگ کا بٹوہ کہیں گر گیا ہے جس میں تقریباً تین صد سے زائد رقم اور فوٹو سٹیٹ شناختی کارڈز موجود ہیں۔ جن پر لاہور کا ایڈریس درج ہے اگر کسی کو ملا ہو تو مہربانی فرما کر دفتر صدر صاحب عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو پہنچا دیں۔

احباب توجہ فرمائیں

○ ڈاک کے لفافے کی قیمت اب ڈیڑھ روپیہ ہو گئی ہے۔ دفتر الفضل میں بیرنگ خطوط آرہے ہیں۔ براہ کرم احباب جماعت ڈیڑھ روپیہ کا ٹکٹ لگائیں۔

(ادارہ)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ طاہرہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر منیر الحق صاحب سکنہ ناظم آباد کراچی وصیت نمبر 22303 کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصیہ خود یا ان کے عزیز و اقارب یہ اعلان پڑھیں تو موجودہ ایڈریس سے دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

○ مکرم محمد ابراہیم صاحب وصیت نمبر 14035 ولد مکرم جیون صاحب ساکن چک نمبر 19/W.B ضلع وہاڑی کا 1983ء سے دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں۔

○ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ وصیت نمبر 10291 زوجہ مکرم چوہدری رحمت خان صاحب ساکن سدو کے ضلع گجرات نے 1947 میں وصیت کی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو لکھیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

مورخہ 9- اگست کو 9 سے 11 بجے تک ربوہ میں بجلی بند رہے گی۔

(واپڈا)

تبدیلی نام

○ "میں نے اپنے بیٹے کا نام سید یاسر احمد کی بجائے سید مبارک حسن احمد رکھ دیا ہے لہذا آئندہ سید مبارک حسن احمد کے نام سے پکارا اور لکھا جائے" سید محمود احمد ولد سید سہیل احمد سکنہ دارالصدر شمالی ربوہ۔

سیکرٹریان کرام اور والدین واقفین نو توجہ فرمائیں

○ (I) جو والدین نیا وقف کریں وہ فارم پر یہ ضرور تحریر کریں کہ بچے کے وقف کرنے کا ارادہ قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش۔
(II) سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم جلد از جلد پر کر کے بھجوائیں۔ خاص طور پر ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش کا خانہ ضرور پر کریں۔
(III) جن والدین کو ابھی تک سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم موصول نہ ہوئے ہوں وہ وکالت وقف نو ربوہ کو عام خط کے ذریعہ جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ ان کا ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش۔ (وکالت وقف نو)

○ تمام ایسے احباب جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف نو کے تحت وقف کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر وقف نو کا فارم پر کرنے کے بعد ان کا پتہ تبدیل ہو گیا ہو تو فوری طور پر شعبہ وقف نو مرکزیہ (لندن) کو اطلاع بھجوائیں۔ اطلاع دیتے وقت "حوالہ نمبر وقف نو" ضرور تحریر کریں تاکہ ریکارڈ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔ مرکزی ریکارڈ میں اندارج مکمل ہونا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر مکمل پتہ ضرور درج ہونا چاہئے اور جب بھی پتہ تبدیل ہو اس کی اطلاع ضرور دی جانی چاہئے۔
اطلاع بھجوانے کا پتہ:
Incharge Waqfe Nau, (Central
16 Gressennall Road
London SW18 5QL
United Kingdom
(انچارج تحریک وقف نو- مرکزیہ -لندن)

موصیان کرام

○ رہائش کی تبدیلی کی وجہ سے اپنے نئے ایڈریس سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو آگاہ کرنا آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔ ایسے موصیان جن کے ایڈریس تبدیل ہوئے ہیں

○ ایسی جائیداد جس کا حصہ جائیداد مکمل ادا کر دیا گیا ہو اور اس جائیداد سے آپ کو آمد ہو رہی ہے تو اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 8- اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ دفتر خارجہ نے بتایا ہے کہ پریسلر ترمیم میں تبدیلی روکنے کے لئے بھارتی لابی نے زبردست مہم چلائی اور امریکی امداد کی بحالی رکوادی۔ یہ التوا عارضی ہے۔ پاکستان کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ امریکی انتظامیہ خود کوشش کرکے امداد بحال کرائے گی۔ ترجمان نے کہا ہے کہ امریکی کانگرس میں قانون سازی کا عمل پیچیدہ ہوتا ہے۔

○ ایم کیو ایم الطاف گروپ کے گرفتار شدہ فہیم کمانڈو نے سنسنی خیز انکشافات کئے ہیں اور بتایا ہے کہ بے نظیر بھٹو پر حملے کے کئی منصوبے بنائے مگر ان پر عمل نہ ہو سکا۔ کبھی وزیر اعظم کا پروگرام تبدیل ہو جاتا یا متعلقہ ادارے الرٹ ہو کر منصوبہ ناکام بنا دیتے انہوں نے اعتراف کیا کہ دہشت گردی کے معاملات میں جملہ ہدایات الطاف حسین کے سیکرٹری ندیم نصرت جاری کرتے تھے۔ اس نے بتایا ہے کہ کراچی کی علیحدگی کا منصوبہ تیار کر لیا گیا تھا اور حکم ملا تھا کہ ڈیفنس، کلفٹن اور گلشن اقبال میں رہائش پذیر لوگوں کے پانی میں زہر ملا دیا جائے جس سے بھاری تعداد میں غیر مہاجر مارے جاتے۔ ان علاقوں میں بڑے بڑے اعلیٰ سرکاری افسروں تاجروں صنعتکاروں کاروں اور سفارت کاروں کی رہائش گاہیں ہیں۔ اس نے اعتراف کیا کہ ۳ مجسٹریٹوں کا قتل میں نے کیا تھا۔ ناظم آباد میں رینجرز کے چھاپے سے قبل اعلیٰ افسر نے موبائل پر مجھے بتا دیا تھا۔ ایک ڈی ایس پی چھاپوں سے قبل ہماری رہنمائی کرتا تھا۔

○ وزیر قانون این ڈی خان نے کہا ہے کہ ہم ایم کیو ایم کا کوئی نیا دھڑا نہیں بنا رہے۔ حکومت دھڑا بنانا چاہتی تو ایم کیو ایم سے مذاکرات نہ کرتی۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ بات چیت جلد دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ البتہ جو وضاحتیں مانگی گئی ہیں ان کا جواب ضروری ہے۔

○ بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اکبر بگتی نے کہا ہے کہ فضل الرحمٰن گروپ کو لاکھ ڈنڈے پڑیں۔ حکومت کا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ ان کو پہلی بار اقتدار کا چسکا ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) سے اچھے تعلقات ہیں گو کہ ہماری اور ان کی پارٹی میں باقاعدہ اتحاد نہیں ہے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی نے کہا ہے کہ قومی حکومت کی ضرورت ہے نہ جواز ہے۔ بلوچستان میں کوئی ملک دشمن سرگرمیاں نہیں ہو رہیں۔ امریکی مداخلت کے کوئی آثار نہیں۔ بلوچستان کو سوئی گیس کی رائلٹی مل رہی ہے۔ سرچارج کا مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت سے ہمارے تعلقات خوشگوار ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ دہشت گرد علیحدگی پسندوں نے ۱۹۹۸ء تک کراچی کی علیحدگی کا ٹارگٹ مقرر کیا ہوا ہے۔ جناح پور کی بجائے علیحدہ حصے کا نام اب قائد آباد رکھنے کا خیال ہے۔ کیونکہ قائد سے مراد ایم کیو ایم کی تحریک کے قائد بھی ہو سکتے ہیں۔

○ دریائے سندھ کا ریلا ضلع نواب شاہ میں داخل ہو گیا ہے۔ ۶۰ دیہات خالی کرا لئے گئے ہیں۔ رحیم یار خان میں دریائے سندھ کا اخراج پونے دس لاکھ کیوسک تک پہنچ گیا۔ منچن بند رحیم یار خاں پر سیلابی ریلے کا زبردست دباؤ ہے۔ پانی تیزی سے کٹاؤ کر رہا ہے۔

○ لاہور میں مسلسل بارش سے مختلف علاقوں میں کئی کئی فٹ پانی کھڑا ہو گیا ہے۔ کاروبار زندگی مفلوج ہے۔ درجنوں دیہات پانی میں گھر گئے ہیں۔ سینکڑوں مکانات منہدم اور ساتھ ہی قبرستان بھی پانی میں بہہ گئے ہیں۔

○ مسلسل شدید طوفانی بارش سے پاک بھارت سرحد پر لاہور کے قریب نواحی گاؤں گاگا کی پوری کی پوری بستی زمین بوس ہو گئی۔ گھپ اندھیرے میں لوگوں کی چیخ و پکار سے کہرام مچ گیا۔ ۲۰ میں سے ۱۸ گھر ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ ہر طرف پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا۔

○ سابق وزیر اعظم کے دور میں جاری شدہ 'وزیر اعظم پبلک ٹرانسپورٹ سکیم کے واجبات ادا نہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ کئی مالکان نے گاڑیوں کی ایک بھی قسط جمع نہیں کرائی۔ بہت سی گاڑیاں رنگ بدل کر ذاتی استعمال میں لائی جا چکی ہیں۔ ایسی تمام گاڑیاں ضبط کرنے کے بعد فروخت کر دی جائیں گی۔

○ مشہور اداکارہ نادرہ کو لبرٹی مارکیٹ لاہور میں گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔

○ وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ اسلحہ کے سمگلروں کو پھانسی دینے اور ان کی گاڑی جلا دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ حکومت اس سلسلہ میں نیا قانون بنا رہی ہے۔ جو جلد پارلیمنٹ میں پیش کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین کو وہی کرنا پڑے گا جو مرتضیٰ بھٹو اور دیگر لوگوں کو کرنا پڑا ہے۔ عدالتوں سے بری ہونے کے بعد ان سے بات چیت کی جائے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ کراچی میں امن وامان کا مسئلہ حل کیا جا چکا ہے۔ لوگ اب بڑے خوش اور مطمئن ہیں۔ صنعتیں کاروبار اور بازار کھلے ہیں۔ کوئی خوف و ہراس نہیں۔ انہوں نے یہ باتیں وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتائیں۔

○ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ لاہور اسلام آباد میں موٹروے ماضی کے ابتدائی منصوبے کے مطابق ۶ لین کی ہی بنائی جائے گی۔ ٹول ٹیکس پر بھی نظر ثانی ہو گی۔ موٹروے کو اسلام آباد سے پشاور روڈ سے ملانے کے لئے ۶ کلومیٹر کا ٹکڑا بھی بنے گا۔

○ چھوٹے تاجروں نے ۲۶ اور ۲۷ اگست کو ملک گیر ہڑتال کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ تاجر کنونشن میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ انکم ٹیکس کے فارموں میں کی جانے والی ترامیم فوری طور پر واپس لی جائیں۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 10۔ اگست بروز جمعرات دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا اس روز کا پرچہ شائع نہ ہو گا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔
(مینیجر)

○ نیوز پرنٹ پر سے ڈیوٹی کم کرنے کے بارے میں حکومتی فیصلہ چند روز تک متوقع ہے۔ حکومت نے ہمدردانہ طرز عمل کا مظاہرہ کیا ہے۔

بچوں کی ادویات

		قیمت
چھوٹا قد کورس	DWARFISHNESS COURSE	120/-
بول بستری کورس	BED URINE COURSE	40/-
مٹی چھوڑ کورس	MITTI CHOUR COURSE	30/-
بے بی گروتھ کورس	BABY GROWTH COURSE	45/-
سوکھا پن کورس	MARASMUS COURSE	75/-
بے بی ٹانک	BABY TONIC	15/-
آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	20/-
بے ترتیب دانت کیور	IRREGULER TEETH CURE	20/-

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹرز ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار - ربوہ پاکستان
فون آفس: 771 کلینک: 606
سیلز: 211283 فیکس: 212299

نیک نامی اور گڈول کیساتھ کاروبار چالو حالت
ناصر انجینئرنگ ورکس برائے فوری فروخت

اراضی 14 مرلے۔ بجلی کا کنکشن 25 KVA ٹرانسفارمر۔ 25KVA چائنا جنریٹر بمعہ میسی (MESSI) انجن چالو حالت۔ خراد مشین 16 فٹ + ۱۰ فٹ + 8 فٹ + 6 فٹ + 5 فٹ 2 عدد 4 فٹ شیپر مشین 2 عدد 3 ہانگ مشین، گرائینڈر، ڈرل مشین، ویلڈنگ پلانٹ وغیرہ۔ ہر قسم کے قرضہ اور لین دین سے پاک۔ کوئی بل بقایا نہیں
رابطہ کیلئے ناصر انجینئرنگ ورکس ۱۶ کلومیٹر لاہور شیخوپورہ روڈ کوٹ عبدالمالک فون: 7970525

ضرورت ہے

ہمارے ادارے وارثیر کیمیکلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے
۱۔ ریٹائرڈ فوجی گن مین برائے فیکٹری
۲۔ کلرک برائے دفتر واقع لاہور جو کہ ٹائپ اور لیٹر ڈرافٹنگ جانتا ہو۔ ریٹائرڈ ہیڈ کلرک اور لاہور کے رہائشی کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ درج ذیل ایڈریس پر جمع کرائیں انٹرویو ۱۹/۸/۹۵ کو ہوگا۔
منجانب
ایم ڈی وارثیر کیمیکلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور روڈ 3 کلومیٹر پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں 2/-
دوائی مفضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/-
نوجام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ 20/-
سفوف اکسیر خوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار - ربوہ فون: 659